This question paper contains 7 printed pages]

Your Roll No........................

7601

B.A. (PROGRAMME)/II/III E-I

(Language Course)

URDU LANGUAGE (A)

Time : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 100

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ ذیل کے اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے: ۲۰

(الف)

مرزا کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر ایک شخص سے، جو ان سے ملنے جاتا تھا، بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص

P.T.O.

ایک دفعہ اُن سے مل آتا تھا اُس کو ہمیشہ اُن سے ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر وہ باغ باغ ہو جاتے، اور ان کی خوشی سے خوش اور ان کے غم سے غمگین ہوتے تھے۔ اس لیے ان کے دوست ہر ملت اور ہر مذہب کے نہ صرف دہلی میں بلکہ تمام ہندوستان میں بے شمار تھے۔ جو خطوط انہوں نے اپنے دوستوں کو لکھے ہیں ان کے ایک ایک حرف سے مہر و محبت و غم خواری و یگانگت ٹپکی پڑتی ہے۔ ہر ایک خط کا جواب لکھنا وہ اپنے ذمے فرضِ عین سمجھتے تھے۔ ان کا بہت سا وقت دوستوں کے جواب لکھنے میں صرف ہوتا تھا۔ بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی وہ خطوں کے جواب لکھنے سے باز نہ آتے تھے۔

(ب)

مذہبی زندگی میں عمدہ عمدہ چیزوں کی بہت سی امیدیں ہوتی ہیں اور ایسی چیزوں کی ہوتی ہیں جو ہم کو پورا پورا خوش کرسکتی ہیں۔ دینی چیزوں کی امیدیں دنیوی چیزوں کی امیدوں سے بہت زیادہ قوی اور مضبوط ہوتی ہیں کیونکہ ان میں عقل کے علاوہ مذہبی اعتقاد کی بھی نہایت قوت ہوتی ہے۔ اس قسم کی امیدوں کا خیال ہی ہم کو پورا پورا خوش رکھتا ہے۔ بلاشبہ امید کے اثر سے انسان کی زندگی نہایت شیریں ہوجاتی ہے۔ اگر وہ موجودہ حالت سے خوش نہیں رہتا تو اس پر صبر تو ضرور آجاتا ہے۔ مگر مذہبی امیدیں اس سے بھی زیادہ فائدہ مند ہیں۔ تکلیف کی حالت میں دل کو سنبھال لیتی ہیں بلکہ اس کو اس خیال سے خوش رکھتی ہیں کہ شاید یہی تکلیف اس امید کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہو۔

۲۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجئے: ۲۰

(الف)

تو ذکرِ عہدِ کرم نا آشنا ہو جائیے
بندہ پرور جائیے اچھا خفا ہو جائیے

تیرا ملنا، ترا نہیں ملنا
اور جنت ہے کیا جہنم کیا

عجب انقلاب زمانہ ہے، مرا مختصر سا فسانہ ہے
یہی اب جو بار ہے دوش پر، یہی سر تھا زانوئے یار پر

دوستو، اس چشم ولب کی کچھ کہو جس کے بغیر
گلستاں کی بات رنگیں ہے نہ میخانے کا نام

جو ہم پہ گزری سو گزری، مگر شبِ ہجراں
ہمارے اشک تری عاقبت سنوار چلے

(ب)

خاور کی امیدوں کا یہی خاک ہے مرکز

اقبال کے اشکوں سے یہی خاک ہے سیراب

چشمِ مہہ و پرویں ہے اسی خاک سے روشن

یہ خاک کہ ہے جس کا خزف ریزہ دُرِ ناب

اس خاک سے اُٹھے ہیں وہ غواصِ معانی

جن کے لیے ہر بحرِ پُر آشوب ہے پایاب

بت خانے کے دروازے پہ سوتا ہے برہمن

تقدیر کو روتا ہے مسلماں تہہ محراب

مشرق سے ہو بیزار نہ مغرب سے حذر کر

فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر

۳۔ ذیل میں سے کوئی تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ کیجیے: ۱۵

(۱) استعارہ

(۲) کنایہ

(۳) غزل

(۴) افسانہ

(۵) مقطع

(۶) تشبیہ

۴۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر مضمون لکھیے: ۱۵

(الف) پلس پولیو مہم

(ب) سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا

(ج) کسی میچ کا آنکھوں دیکھا حال

(د) علم کی برکتیں

۵۔ فرحت اللہ بیگ کے مضمون 'پھول والوں کی سیر' کا مختصر جائزہ لیجیے۔ ۱۰

یا

افسانہ آنندی کا مختصر خلاصہ لکھیے۔

۶۔ فراق گورکھپوری کی غزل گوئی کی خصوصیات لکھیے۔ ۱۰

یا

فیض کی نظم ''مجھ پہلی سی محبت مری محبوب نہ مانگ'' کا مرکزی خیال لکھیے۔

۷۔ جوش کی نظم ''شکستِ زنداں کا خواب'' کا مرکزی خیال لکھیے۔ ۱۰

یا

اقبال کی نظم گوئی کی خصوصیات بیان کیجیے۔